اچھے دوست

گھر نمبر ۱۰ اور گھر نمبر ۱۱ ساتھ ساتھ تھے۔ چندا نامی بلی گھر نمبر ۱۰ میں رہتی تھی۔ راج نامی کتا گھر نمبر ۱۱ میں رہتا تھا۔

دونوں گھروں کے بیچ میں دیوار تھی۔ چندا اس دیوار پر بیٹھا کرتی تھی۔ راج دیوار پر نہیں چڑھ سکتا تھا۔ اِس لیے اُسے غُصہ آتا تھا۔ جب بھی وہ چندا کو دیوار پر دیکھتا تھا تو بھونکتا تھا۔

جب راج کا مالک اُسے ٹہلنے لے جاتا راج دس نمبر کے پھاٹک سے اندر جھانکتا۔ اگر چندا وہاں ہوتی تو وہ خوب بھونکتا۔

دونوں میں ہر وقت لڑائی رہتی تھی۔ پھر ایک دن ایک خاص بات ہوئی۔ چندا کے بچے ہوئے۔ تین ننھے منے سفید اور کالے بچے! بلی کے بچے جب پیدا ہوتے ہیں تو اُن کی آنکھیں بند ہوتی ہیں۔ ایک ہفتے بعد کُھلتی ہیں۔ جب چلنا شروع کرتے ہیں تو آہستہ آہستہ چلتے ہیں۔ اور چلتے چلتے لُڑھک بھی جاتے ہیں۔

چندا کے سب سے چھوٹے بچے کا ایک کان کالا تھا اور ایک کان سفید۔ اُس کا نام تھا تارا۔

ایک دن تارا پھاٹک میں سے نکلی اور پارک میں چلی گئی۔ پارک میں ایک تالاب تھا۔ تارا نے دیکھا کہ ایک چڑیا نے تالاب سے پانی پیا اور اُڑ گئی۔ تارا نے ایک شہد کی مکھی دیکھی۔ شہد کی مکھی پانی پر بھن بھنا رہی تھی۔ تارا نے ایک مینڈک بھی دیکھا۔ مینڈک نے تالاب میں سے خُشکی پر چھلانگ لگائی۔

تارا پانی کے قریب گئی۔ اس کا پاؤں پھسلا اور وہ پانی میں گِرگئی۔

بلیوں کو پانی نہیں پسند ہے۔ انھیں تیرنا نہیں آتا۔ تارا ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ وہ پانی میں ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔ تیرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اتنے میں راج پانی کے پاس آیا۔ کتے تیر سکتے ہیں۔ ہم سب کی طرح جانور بھی بچوں کو تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتے۔ راج پانی میں کود گیا۔ اس نے تارا کو گردن سے پکڑا اور تالاب سے باہر لے آیا۔ تارا زمین پر آئی تو سردی سے کانپ رہی تھی۔ راج نے اُسے چاٹا اور اپنی ناک سے پلٹاتا رہا۔ تھوڑی دیر میں تارا کھڑی ہوگئی۔

اتنے میں چندا دوڑی ہوئی آئی۔ وہ تارا کو تلاش کر رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ راج تالاب کے پاس بیٹھا تھا۔ تارا اس کے ساتھ تھی۔راج اُسے چاٹ رہا تھا اور تارا اس کے کان سے کھیل رہی تھی۔

اس دِن سے چندا اور راج کی لڑائی ختم ہوگئی۔ پھر بھی، وہ دونوں ایک دوسرے سے نہیں کھیلتے تھے۔ مگر تارا اور راج اچھے دوست بن گئے۔ اور جب بھی ملِتے تو ساتھ کھیلا کرتے۔

مصنفہ: رابعہ احمد